روزنامہ **الفضل** ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۲/۳۹	بدھ ۱۵ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ، ۱۵ نبوت ۱۳۶۸ ہش، ۱۵ نومبر ۱۹۸۹ء	نمبر ۲۵۹

صدق و وفا اور سوز و گداز کی ضرورت

" ایسے ہو کہ تمہارا صدق اور وفا اور سوز و گداز آسمان پر پہنچ جاوے خدا تعالیٰ ایسے شخص کی حفاظت کرتا اور اس کو برکت دیتا ہے جسکو دیکھتا ہے کہ اس کا سینہ صدق اور محبت سے بھرا ہوا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صد ۲۴۳)

ضلع گجرات میں ایک بے گناہ احمدی خاتون معلمہ کو گرفتار کر لیا گیا

مولویوں کی انگیخت پر کھاریاں پولیس کی سراسر ظالمانہ کارروائی

ضلع گجرات کے ایک گاؤں پھرہ (سنت پورہ) سے یہ افسوسناک اطلاع ملی ہے کہ ایک احمدی خاتون ٹیچر کو پولیس نے چک سکندر کے محمد امیر کی انگیخت پر ایک سراسر جھوٹے الزام کی آڑ میں گرفتار کر لیا ہے اور موصوفہ کو جوڈیشل لاک اپ گجرات میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔ احمدی احباب نے اس واقعے پر شدید اضطراب اور بے چینی کا اظہار کیا ہے۔

واقعات کے مطابق مکرمہ صغریٰ بی بی صاحبہ دختر مکرم چوہدری رحمت علی صاحب آف دھوریہ ضلع گجرات موضع پھرہ (سنت پورہ) میں جو کہ دھوریہ کے قریب ایک گاؤں ہے وہاں ایک سکول میں ٹیچر ہیں انکی ۲۰، ۲۲ سال کی سروس ہے۔ ان کو پولیس نے زیر دفعہ ۲۹۵ اے ۲۹۸ اور ۲۹۸ اے گرفتار کیا ہے ان پر الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے اپنے سکول میں ایک سٹکر جس پر یا اللہ اور یا محمدؐ لکھا ہوا تھا پھاڑ کر اتارا اور اسے اپنے پاؤں کے نیچے مسلا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کا سرے سے کوئی واقعہ ہی نہیں ہوا۔ ساری کہانی شروع سے آخر تک جھوٹ ہے تفاصیل کے مطابق ۱۳، نومبر ۱۹۸۹ء کی صبح چک سکندر کا محمد امیر جو سانحہ چک سکندر کا اصل ذمہ دار سمجھا جاتا ہے۔ ۱۳، نومبر کی صبح اپنے چند ساتھیوں سمیت ڈنگہ کھاریاں روڈ پر آیا۔ اور دھوریہ کے لڑکوں کو سکول سے نکالا اور ٹریفک بلاک کر دی۔ ان لوگوں نے یہ شور مچانا شروع کر دیا کہ ایک احمدی عورت نے اللہ اور رسول کے سٹکر کی توہین کی ہے۔ کچھ دیر کے بعد پولیس آ گئی جنہوں نے ٹریفک کھلوا دی۔ محمد امیر اور اس کے ساتھیوں کی انگیخت پر پھرہ (سنت پورہ) جا کر احمدی استانی صاحبہ موصوفہ کو گرفتار کر لیا۔ وہاں پر موجود دوسری غیر از جماعت استانیوں نے کہا بھی کہ اس عورت کو کیوں گرفتار کر رہے ہو؟ ایسی کوئی بات یہاں نہیں ہوئی۔ لیکن پولیس صغریٰ بی بی کو پکڑ کر کھاریاں لے آئی جہاں جماعت کے لوگوں کو پتہ لگ گیا اور انہوں نے فوری طور پر ضمانت کی درخواست دائر کی۔ اس پر عدالت نے ۱۴، نومبر کی تاریخ دے دی۔ مقامی مجسٹریٹ نے احمدی اسیر راہ مولا خاتون کا جوڈیشل ریمانڈ دے دیا ہے۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ جب پولیس نے سراسر ظلم اور زیادتی سے صغریٰ بی بی کو گرفتار کیا تو دھوریہ اور پھرہ سے بعض غیر از جماعت شرفاء معززین پولیس کے پاس گئے اور کہا کہ ہم یقین دلاتے ہیں کہ ایسی کوئی بات

باقی صہ پر

چک سکندر کے بے گھر احمدیوں کا سامان نیلام کر دیا گیا

پولیس کی موجودگی میں احمدی افراد کیخلاف تازہ کارروائی

احباب جماعت کو علم ہے کہ چک سکندر ضلع گجرات کے احمدیوں کو ظلم اور تعدی کی راہ سے ان کے گھروں سے بے گھر کیا گیا، ان کے مال لوٹے گئے ان کے گھروں کو جلایا گیا، تین احمدیوں کو قتل اور بعض کو زخمی کیا گیا ہے اور اس پر حکومت اب تک محض خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔

اس ضمن میں تازہ ترین ظلم یہ کیا گیا ہے کہ ۶، نومبر ۱۹۸۹ء کو چک سکندر کے دس احمدی احباب کا سامان چک کے مولوی محمد امیر کی نگرانی میں نیلام کر دیا گیا ہے۔ ان احمدی احباب کے سامان کی یہ نیلامی پولیس کی موجودگی میں عمل میں آئی ہے۔ یاد رہے کہ عیدالاضحیہ کے دوسرے دن سے جب سے یہ سانحہ ہوا ہے۔ چک میں پولیس مسلسل موجود ہے۔ اب بھی ۳۰ - ۴۰ پولیس والے ہر وقت چک میں موجود رہتے ہیں۔ اور کسی احمدی کو اپنے گھر واپس جانے نہیں دیا جا رہا۔

جن احمدیوں کے سامان کا نیلام کیا گیا ہے ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

مکرم مولوی عبدالخالق صاحب۔
مکرم محمود ناصر صاحب ثاقب مربی سلسلہ
مکرم یحییٰ خان صاحب۔

● مکرم محمد ادریس صاحب ابن چوہدری محمد ابراہیم صاحب مینجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کی شادی کا عزیزہ طاہرہ پروین بنت چوہدری علی محمد صاحب چک ۹۳/T.D.A ضلع لیہ کے ساتھ قرار پائی۔ مکرم چوہدری انوار الحسن صاحب گلگشت ملتان نے مورخہ ۸، نومبر ۱۹۸۹ء کو بعوض حق مہر مبلغ سات ہزار روپے چک ۹۳ میں نکاح کا اعلان فرمایا اور اسی دن رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی اگلے دن ربوہ میں انصار اللہ کے لان میں دعوت ولیمہ ہوئی۔

● عزیزہ مکرمہ امۃ الشکور بنت مکرم چوہدری محمد ابراہیم کی شادی عزیز منیر احمد صاحب ابن چوہدری محمد سلیمان صاحب بستی آھیر ضلع ملتان کے ساتھ قرار پائی۔ محترم مولانا غلام باری صاحب سیف نے مورخہ ۹، نومبر ۱۹۸۹ء کو انصار اللہ کے گیسٹ ہاؤس میں بعوض حق مہر مبلغ پانچ ہزار روپے نکاح کا اعلان فرمایا اور اسی شام کو رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ حضرت مولانا محمد حسین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ نے دعا کروائی۔

احباب سے درخواست ہے کہ ہر دو رشتوں کے انتہائی بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔

محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صفدر جنگ صاحب ہمایوں کافی عرصہ سے بعارضہ بخار اور کمر درد بیمار ہیں اور لاہور میں ڈاکٹروں کے زیر علاج ہیں۔ محترمہ کی مکمل صحت کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مولوی خان محمد صاحب
مکرم عبدالرشید صاحب ابن مولوی خان محمد صاحب۔
مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب ابن مولوی خان محمد صاحب (جنہیں راہ خدا میں

باقی صہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ ، مقام اشاعت : دار النصر غربی ربوہ
قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۵ نبوت ۱۳۶۸ ہش — ۱۵ نومبر ۱۹۸۹ء

زندہ نظام کے زندہ نگران

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم ایک منظم جماعت ہیں۔ ایک سَو سال سے ایسی تنظیم کے ساتھ کام کر رہے ہیں کہ مختلف ممالک کے دانشوروں نے اس کی داد دی ہے اور ہماری جماعت کو مثال کے طور پر پیش کر کے دوسرے لوگوں کو منظم ہو کر کام کرنے کی تلقین کی ہے۔ ویسے تو ہم جانتے ہیں کہ ہماری ساری کامیابیاں اللہ تعالیٰ کے فضل ہی کا نتیجہ ہیں لیکن تنظیم کا ہونا بھی تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے۔ لیکن جو لوگ خدائی ہاتھ کو دیکھنے یا محسوس کرنے سے قاصر ہیں وہ ہماری ہر کامیابی کو تنظیم کے ساتھ وابستہ کرتے ہیں۔

اس تنظیم کی سب سے بڑی خصوصیت ـــ اور اہمیت ـــ اس بات سے ظاہر ہے کہ اسے ہر وقت ایک رہنما میسّر رہنے کا وعدہ دیا گیا ہے جس کی راہنمائی خود خدا کرتا ہے اور جس کے کاموں ـــ اور جس کے پروگراموں کو ـــ اللہ تعالےٰ خود برکت سے نوازتا ہے اور کامیاب کرتا ہے۔ اس رہنما کی انگلیاں جماعت کی نبض پر رہتی ہیں اور لمحہ بہ لمحہ وہ جانتا ہے کہ جماعت کو اب کیا کرنا چاہیئے، اور کس طرح کرنا چاہیئے۔ اس رہنما کو خود بھی اس بات کا احساس ہے کہ تنظیم کی اہمیت کیا ہے۔ چنانچہ اس احساس کے پیش نظر سیّدنا حضرت امام جماعت نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا ہے کہ ہمارا نظام ایک زندہ نظام ہونا چاہیئے۔ اور اس کے نگران بھی زندہ نگران ہونے چاہئیں۔ زندہ نظام ہی حقیقت میں ہماری زندگی کی علامت ہے۔ بلکہ زندگی کے آگے بڑھنے کا راز ہے۔ اس زندہ نظام میں کام لینے والے ہر پُرزے کو حضور انور نے زندہ نگران کا نام دیا ہے اور اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جماعت کے ہر نگران کو زندہ نگران ہونا چاہیئے۔ خدا کرے کہ زندہ نظام کے تمام نگران زندہ نگران بن جائیں اور حضور انور کی قیادت میں جماعت کو ان نگرانوں کی ہمراہی میں آگے سے آگے بڑھنے کا حوصلہ ملتا رہے۔

اَے خدا تُو ایسا ہی کر۔

الفضل خدا کے فضل کی ہے اک نہر جو بہتی رہتی ہے
بہبود زمانہ کی خاطر کچھ باتیں کہتی رہتی ہے
دیتی ہے دعائیں ہر اک کو ، ہر اِک سے دعائیں لیتی ہے
جو کف بدہن ہیں ان کی یہ بیدادبھی سہتی رہتی ہے

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب مری راہ میں پتھّر ہے نہ دیوار، نسیم
مَیں نے پلکوں سے کیا ہے اسے ہموار، نسیم

مَیں نے ہر گام محبت کی اُٹھائی بنیاد
لوگ پھر بھی بنے نفرت ہی کے معمار، نسیم

جھوٹ پر جھوٹ کے انبار لگانے والے
جانچتے پھرتے ہیں ہم لوگوں کا کردار، نسیم

آسمانوں سے برستی ہے جو شبنم کی گھٹا
آگ جلتی ہے تو بن جاتی ہے گلزار، نسیم

توڑتی ہے تو فقیری کی نظر توڑتی ہے
کجکلاہوں کا بپھرتا ہوا پندار، نسیم

جنکی نظروں سے مکافاتِ عمل ہے پنہاں
اپنی قسمت سے ہیں وہ برسرِ پیکار، نسیم

مَیں نے تو چھت کی منڈیروں پہ جلائی قندیل
پھر بھی میری ہی گلی کو نہ مِلا پیار، نسیم

ہم ازل سے ہیں، اَبد تک ہے ہمارا جینا
سچ پہ کر سکتی نہیں مَوت کبھی وار، نسیم

سرِ محفل تو بہت گھُور کے دیکھا مجھ کو
اَب مِلائے تو نظر مجھ سے سرِدار، نسیم

خود پہ نادم ہوں کہ مَیں اور گنہ کر نہ سکا
اُس پہ نازاں ہوں کہ وہ ہے مرا غفّار، نسیم

نسیم سیفی

کر نہ کر

تُو نگرانی رکھ کہ تیرے بچے گالی اور فحش الفاظ زبان پر نہ لائیں۔
اگر تُو کسی کے ہاں مہمان جائے تو بروقت اطلاع دے۔
تُو سفر میں اپنے سامان سے غافل نہ ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارات سے

انسانیت کی خدمت

نیوڈ ٹین ڈیفنڈر نے اپنی ۲۶ ستمبر سے ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۹ء کی اشاعت میں حضرت امام جماعت کی تصویر محترم صدر صاحب مملکت گیمبیا اور اپنے خدام کے ساتھ دیتے ہوئے اس عنوان سے ایک رپورٹ شائع کی ہے۔" احمدیہ جشن تشکر کا کلیدی کام انسانیت کی خدمت ہے۔" اخبار مذکور لکھتا ہے کہ انسانیت کی خدمت اور خاص طور پر انسانیت کے اس طبقہ کی خدمت جو محرومیوں سے دوچار ہے۔ احمدیہ جماعت کے پروگرام میں ابتدا ہی سے شامل رہی ہے۔ اور اب تک اس سلسلے میں ان کے پروگرام جاری ہیں۔ یہ لوگ انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر بھی اپنی زندگیوں میں دین حق کی تعلیمات کو اپنا مطمح نظر سمجھتے ہیں۔ جماعت کے قیام کے آغاز سے ہی قادیان میں ایسے ادارے قائم کئے گئے جن میں یتیم اور غریب لوگوں کی دیکھ بھال کی جاتی تھی۔ ان کے لئے رہائش کا بھی انتظام کیا جاتا تھا۔ ان ہی میں سے ایک دارالشیوخ کہلاتا تھا۔ غریبوں اور مسکینوں کے لئے خوراک اور اسی طرح قادیان آنے والوں اور راہگیروں کے لئے لنگرخانہ قائم کیا گیا۔ جو بانی سلسلہ نے ہی قائم کیا تھا۔ اور جسکی روایت اب تک جاری ہے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ نے جن کا اسم گرامی نصرت جہاں تھا۔ یتیم اور غریب لڑکیوں کو اپنے گھر رکھ کر ان کی تعلیم کا انتظام کیا اور ان کی صحیح خطوط پر تربیت کی اور جب ان کی شادی کا وقت آیا تو تمام اخراجات اپنی جیب سے کرتے ہوئے ان کی شادیاں کروائیں۔

قادیان میں بھی اور اس کے بعد ربوہ میں بھی اور ان دونوں شہروں کے علاوہ افریقہ کے مختلف ممالک میں ہسپتال سکول اور کالج قائم کئے۔ تاکہ یہ ادارے انسانیت کی خدمت کر سکیں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت (الثالث) نے اسی روایت کو سامنے رکھتے ہوئے ربوہ میں جو جماعت کا عالمی مرکز ہے یہ ارشاد فرمایا کہ وہاں کوئی شخص بھوکا نہ سوئے۔ حتیٰ کہ آپ نے یہ ہدایت جاری فرمائی کہ ایسے لوگوں کے متعلق بلا واسطہ حضور کی خدمت میں معاملہ پیش کیا جائے تاکہ ان کی ضروریات پوری کرنے کا انتظام کیا جا سکے۔ بیوت الحمد کا ایک ایسا فنڈ قائم کیا گیا ہے جس کے ذریعے احباب جماعت میں سے غرباء کو اپنی رہائش گاہیں تعمیر کرنے کے لئے مدد دی جاتی ہے۔ یہ فنڈ حضرت امام جماعت (الرابع) نے سپین میں بیت الذکر کے افتتاح کے موقعہ پر جاری فرمایا تھا۔ جوں جوں اس تحریک میں رقم جمع ہوتی جائے گی۔ غرباء کو کم قیمت والے مکان مفت دئے جانے کا انتظام کرنے کا پروگرام ہے افریقہ کی حالت نے احمدیت کی توجہ کو خاص طور اپنی طرف کھینچا اور وہاں طبی اور تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہسپتال اور سکول قائم کئے گئے۔ اس سلسلے میں ایک پروگرام لیپ فارورڈ تھا اور دوسرا نصرت جہاں ریزرو فنڈ ان کے ذریعے متعدد ہسپتال اور سکول قائم کئے گئے۔ احمدی ڈاکٹرز اور اساتذہ نے اپنی زندگیاں وقف کیں۔

احمدیہ ہسپتالوں میں جن لوگوں کا آج تک علاج کیا گیا ہے۔ ان کی تعداد دسیوں لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔ موجودہ امام جماعت کے حالیہ بیان فرمودہ پروگرام کے مطابق سکولوں اور طبی مراکز کی تعداد میں اضافہ کیا جائے گا۔ فی الوقت دنیا بھر میں یتیموں کی طرف توجہ مرکوز کی جا رہی ہے۔ اس سلسلے میں یہ بات بھی لائحہ عمل کا ایک حصہ ہے کہ کھاتے پیتے گھرانے یتیموں کو لے پالک کی صورت میں اپنے گھروں میں رکھیں۔ یہ خدمات اور ان کے علاوہ متعدد دیگر خدمات دین حق کے عطا کردہ صدقات کے جذبے کے ماتحت کی جاتی ہیں۔ جو روپیہ احمدیہ جماعت کے چندوں سے وصول ہوتا ہے اس کے ایک حصے سے ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں۔ دنیا بھر میں احمدی بیوت الذکر میزبانی کے فرائض بھی ادا کرتے ہیں۔ خاص طور پر ان لوگوں کے لئے جنہیں مسافرت میں وہاں رات بسر کرنی پڑے۔ احمدیہ جماعت کی ایک بہت نمایاں خصوصیت اب وقار عمل بھی ہے۔ نوجوان اور معمر بزرگ بغیر کسی تخصیص کے مل جل کر اپنے ہاتھوں سے ایسا کام کرتے ہیں۔ جس سے کام کرنے کو ایک باوقار عمل بنایا جا سکے اور گلی محلے اور شہر کو فائدہ پہنچے۔ جب آسمانی آفات سے انسانوں کو مشکلات پیش آتی ہیں۔ تو احمدیہ جماعت کے افراد اپنی خدمات ان کے سپرد کر دیتے ہیں تاکہ اپنے بھائی بندوں کی مشکلات دور کر سکیں حضرت امام جماعت (الثالث) نے جماعت کے افراد کو ایک نعرہ دیا تھا۔ "محبت سب کے لئے نفرت کسی کے لئے نہیں" اور یہ نعرہ ایسا ہے جو رنگ نسل، قومیت کا خیال کئے بغیر ہر شخص کو قریب لانے کا باعث بنتا ہے۔ یہی ایک ایسی بات ہے جو انسانوں کو آپس میں ملاتی ہے۔

احمدیہ جماعت باقاعدگی کے ساتھ ایسی تقریبات منعقد کرتی ہے۔ جہاں پر مختلف مذاہب کے لوگ اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرکے اور اپنے اپنے مذاہب کی خوبیاں بیان کرکے ایک دوسرے کو سمجھنے اور ایک دوسرے کے قریب آنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ایک چھوٹا سا اعلان غالباً اشتہار کی صورت میں ہے جسمیں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تصویر دی ہوئی ہے اور اس میں حضرت اقدس کے علاوہ موجودہ امام جماعت کا بھی ذکر ہے۔ احمدیہ جماعت کا پتہ بھی درج ہے۔

یہ تراشہ ہمیں سید شمشاد احمد صاحب ناصر نے بھجوایا ہے۔ ہم ان کے ممنون ہیں۔ کہ وہ ہمیں ایسے تراشے بھجواتے رہتے ہیں۔ جس سے ہمارے قارئین محظوظ ہوتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ انہیں مزید اور بہتر سے بہتر خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ انہوں نے ہمارے جملہ قارئین کو سلام بھی بھیجا ہے۔ ہم بھی اپنے جملہ قارئین کی طرف سے ان کی سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا رپورٹ میں دارالشیوخ کا ذکر آیا ہے۔ ہم تاریخ احمدیت سے دارالشیوخ کی تفصیل یہاں درج کرتے ہیں۔ لکھا ہے "جماعت احمدیہ کے مرکز میں جماعت کے غریب اور یتیم بچوں اور دوسرے محتاجوں اور معذوروں کے لئے کوئی تسلی بخش انتظام نہیں تھا۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے اس اہم جماعتی ضرورت کی طرف توجہ فرمائی۔ اور یکم مئی ۱۹۲۶ء سے دارالشیوخ کے نام سے ایک اہم ادارہ قائم کیا جس میں غریب اور معذور بچے بلکہ بعض بوڑھے بھی کافی تعداد میں رہتے تھے۔ اور حضرت میر صاحب اپنی پرائیویٹ کوشش کے ذریعے ان کے اخراجات وغیرہ مہیا کرکے انہیں تعلیم دلاتے تھے۔ اور اپنے عزیزوں کی طرح ان کی دیکھ بھال کرتے تھے۔ اور نابینا بچوں کو قرآن مجید کے حفظ کرانے کا انتظام کرتے تھے۔ دارالشیوخ میں پرورش پانے والے متعدد بچے مدرسہ احمدیہ، جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں پڑھے۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے دارالشیوخ کا اس رنگ میں انتظام فرمایا کہ وہ بلا مبالغہ عدیم المثال تھا۔ یتامیٰ و مساکین اور بے سہارا لوگوں کے لئے آپ کی شفقت اور ہمدردی کے متعلق متعدد واقعات شائع شدہ ہیں۔ جن میں سے بطور نمونہ صرف تین کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

حکیم عبداللطیف صاحب شاہد گوالمنڈی لاہور کا بیان ہے کہ میری دارالشیوخ میں تین سال تک بطور مہتمم تقرری کے زمانے میں بیسیوں طالب علم بغرض تعلیم قادیان آئے۔ جب خاکسار آپ کی خدمت میں ایسے کسی طالب علم یا غریب آدمی کو داخلے کے لئے پیش کرتا تو تین سال کے لمبے عرصے میں مجھے یاد نہیں کہ آپ نے کسی کے داخلے میں لیت ولعل فرمایا ہو۔ دارالشیوخ میں کسی شخص کے داخلے کے بعد آپ نہ صرف اس کی ضروریات کا پورا خیال رکھتے بلکہ اس کو بیکار بھی نہ رہنے دیتے۔ اور اگر کوئی شخص طلب علم کی خواہش کرتا تو اسے ہائی سکول یا مدرسہ احمدیہ میں داخل فرما دیتے اور اگر کوئی درزی وغیرہ کا کام سیکھنا چاہتا تو اسے وہاں پر انچارج درزی خانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا مہتاب بیگ صاحب کے سپرد کر دیتے۔

۲۔ منشی محمد یٰسین صاحب سابق محرر نظارت ضیافت بیان کرتے ہیں کہ دارالشیوخ میں ۱۷۵ کے قریب افراد کے کھانے کے لئے بڑی محنت کرنا پڑتی تھی۔ اور اس کا فنڈ بڑا کمزور تھا۔ ایک دفعہ قاضی نور محمد صاحب ہیڈ کلرک نظارت ضیافت نے عرض کیا کہ اب دارالشیوخ پر دو ہزار قرض ہو گیا ہے۔ فرمایا کہ کل عصر کے بعد ٹانگہ لانا اور میرے ہمراہ چلنا۔ دارالشیوخ کے لئے چندے کی تحریک کرنا ہے۔ دوسرے دن میں ٹانگہ لایا۔ ہم دونوں سوار ہو گئے۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کبیر کے گھر کے نزدیک حضرت نواب عبداللہ خان صاحب ملے اور مصافحہ کیا۔

نواب صاحب نے مصافحے کے بعد فرمایا کہ ماموں جان آپ کو بخار ہے۔ فرمانے لگے ہاں کچھ بخار تو ہے مگر دارالشیوخ پر کچھ قرضہ ہو گیا ہے اور اس کے لئے چندہ کرنے کو محلہ دارالرحمت جا رہا ہوں۔ انہوں نے ۵۰ روپے جیب سے نکال کر دیئے مجھے فرمایا۔ جیب میں رکھتے جاؤ۔ جب نواب صاحب کچھ آگے نکل گئے تو فرمایا۔ بھئی (ابتداء) تو اچھی ہو گئی ہے۔ غرض محلہ دارالرحمت میں پہنچے۔ مغرب کی نماز کے بعد تحریک کی گئی۔ مولانا ابوالعطاء صاحب نے بھی تقریر کی تھی۔ اہل محلہ نے کافی چندہ دیا اور کچھ غلہ بھی دیا۔ دوسرے دن محلہ دارالفضل بھی گئے۔ پھر دوسرے محلہ جات میں گئے اور ایک ہفتہ کے اندر اندر ڈھائی ہزار روپیہ چندہ جمع ہو گیا۔ غلہ اس کے علاوہ تھا۔ قاضی صاحب سے فرمانے لگے۔ جب کمی ہو جائے۔ تو پھر بتانا۔

۳۔ حافظ عبدالعزیز صاحب بیت الاقصیٰ قادیان کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ایک معزز احمدی قادیان تشریف لائے۔ وہ بوجہ عدیم الفرصتی کے صرف ایک گھنٹے کے لئے حضرت اقدس کی ملاقات کو آئے تھے۔

حضرت میر صاحب نے فوراً بھائی احمد دین صاحب ڈنگوی کی دکان سے انکے لئے لسی اور ناشتے کا انتظام کیا۔ اور ان کو ساتھ لے کر دارالشیوخ میں تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ جماعت کے یہ یتیم اور مسکین بچے ہیں۔ یہ میرا باغ ہے۔ جو میں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر لگایا ہے۔ اس کی آبیاری میں آپ بھی حصہ لیں۔ وہ احمدی دوست چند منٹ میں آپ کی باتوں سے اس قدر متاثر ہوئے کہ مبلغ -/۵۰۰ روپے کی رقم ان یتامیٰ کی اعانت کے لئے پیش کر دی۔

زراعت

محمد انعام گل

ماہی پروری

قرآن مجید میں ارشاد باری ہے کہ "اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخر کر رکھا ہے تاکہ تم اس سے تازہ بتازہ گوشت کھاؤ۔"

دنیا کی آبادی جس شرح سے بڑھ رہی ہے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ ۲۰۰۰ء تک یہ دوگنی ہو جائے گی۔ زمین پر موجود غذائی وسائل اس تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کی غذائی ضروریات پوری کرنے میں قطعی ناکافی ثابت ہو رہے ہیں۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ روایتی غذائی ذرائع سے ہٹ کر نئے متبادل ذرائع تلاش کئے جائیں تاکہ دنیا کی تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات پوری ہو سکیں۔

ماہی پروری یا فش فارمنگ اس سلسلے میں ایک نسبتاً آسان اور سستا طریقہ ثابت ہوا ہے جس کی بدولت ہم نہ صرف اپنی غذائی ضروریات باآسانی پوری کر سکتے ہیں بلکہ ناقابل استعمال اراضی کو بھی بہترین طریقے سے استعمال میں لا سکتے ہیں۔ اور اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

ہمارے پیارے ملک پاکستان کو خدائے واحد نے بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ ان نعمتوں میں ایک آب و ہوا ہے۔ پاکستان کی آب و ہوا جہاں اور بہت سی فصلوں کے لئے نہایت موزوں ہے وہاں یہ ماہی پروری کے لئے بھی اتنی موزوں ہے کہ ہم یہاں پر گرم اور سرد دونوں موسموں کی مچھلیاں باآسانی کاشت کر سکتے ہیں۔ اور اس سلسلے میں ہمارے ہاں تمام تر قدرتی وسائل موجود ہیں۔ ماہی پروری کو پاکستان میں بطور ایک صنعت کے باآسانی اور انتہائی قلیل سرمائے سے اپنایا جا سکتا ہے۔ ماہی پروری ہمارے ملک کی ایک انتہائی اہم ضرورت ہے کیونکہ ہمارے ہاں پروٹین کا استعمال فی کس بہت کم ہے جب کہ مچھلی فی زمانہ پروٹین کا سب سے اہم ماخذ ہے۔

کامیاب ماہی پروری کے لئے فش فارم کا ہونا ضروری ہے تاکہ مچھلی اپنے قدرتی ماحول میں نشوونما پا سکے۔ ذیل میں ایک فش فارم بنانے کے سلسلے میں چند ضروری معلومات درج کی جاتی ہیں:

۱۔ زمین کا انتخاب

فش فارم بناتے وقت سب سے پہلا کام زمین کا انتخاب ہوتا ہے فش فارم بنانے کے لئے ایسی زمین کا انتخاب کریں جو کسی بھی وجہ سے زراعت کے لئے ناقابل استعمال ہو چکی ہو۔ تاہم انتخاب کرتے وقت مٹی کا کیمیاوی تجزیہ ضرور کروالیں۔ تاکہ مٹی کی موزونیت کا علم ہو سکے۔ مٹی کی مندرجہ ذیل اقسام مچھلی کی افزائش کے لئے موزوں خیال کی جاتی ہیں۔

(ا) زرخیز چکنی مٹی (ریت ۲۰-۴۰ فی صد، چکنی ۲۷ سے ۴۰ فی صد)
(ب) زرخیز سلٹ مٹی (ریت ۲۰ فیصد، سلٹ ۴۰ سے ۷۳ فی صد)
(ج) ریتلی چکنی مٹی (ریت ۴۵ سے ۶۵ فی صد، چکنی ۳۵ سے ۵۵ فی صد)
(د) ریتلی زرخیز چکنی مٹی (ریت ۴۵ سے ۸۰ فی صد، چکنی ۳۵ فی صد)

عام طور پر وہ زمین فش فارم کے لئے بہترین تصور کی جاتی ہے جس میں پانی جذب کرنے کی صلاحیت کم سے کم ہو تاکہ پانی کی کم سے کم مقدار ضائع ہو۔

۲۔ تالاب کی کھدائی اور بناوٹ

فش فارم کے لئے زمین کے انتخاب کے بعد تالاب کی کھدائی کا مرحلہ آتا ہے تالاب کی کھدائی عام طور پر ٹریکٹر کی مدد سے کی جاتی ہے۔ تالاب بناوٹ کے لحاظ سے دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو سطح زمین کے اوپر چاروں اطراف بند باندھ کر بنائے جاتے ہیں۔ ایسے تالاب چونکہ سطح زمین سے اونچے ہوتے ہیں اس لئے ان میں پانی کی فراہمی نسبتاً مشکل کام ہوتا ہے دوسری قسم کے تالاب زمین کھود کر بنائے جاتے ہیں۔ ایسے تالابوں میں نکاسی آب ذرا مشکل ہوتا ہے۔

تالابوں کی ایک تیسری قسم بھی مستعمل ہے جس میں تھوڑا سا زمین کھود کر کنارے اونچے کر دیئے جاتے ہیں۔ ایسے تالابوں میں فراہمی اور نکاسی آب نسبتاً آسان ہوتی ہے اور ان کی بناوٹ بھی آسان ہوتی ہے۔

تالاب عام طور پر چوکور یا مستطیل شکل کے بنائے جاتے ہیں تاہم اس سلسلے میں کوئی معین قانون نہیں ہے۔ فش فارمر اپنی سہولت کے مطابق کوئی بھی شکل دے سکتا ہے اسی طرح تالاب کسی بھی رقبے کا بنایا جا سکتا ہے۔ ایک ایکڑ پر محیط تالاب جال کے ذریعے مچھلی پکڑنے کے لئے ایک معیاری تالاب سمجھا جاتا ہے۔ تالاب کی گہرائی عام طور پر ایک سے ڈیڑھ میٹر ہونی چاہیئے۔

تالاب کی بناوٹ کے لئے ایک بات ضرور مدنظر رہنی چاہیئے کہ تالاب قابل نکاسی ہونا چاہیئے۔ تاکہ ضرورت کے وقت اسے خالی کیا جا سکے۔

۳۔ پانی کی فراہمی

تالاب کو پانی عام طور پر نہر ہی سے مہیا کیا جاتا ہے۔ لیکن جہاں پر نہری پانی میسر نہ ہو وہاں ٹیوب ویل کے ذریعے پانی مہیا کیا جانا چاہیئے۔ مچھلی کی بہتر افزائش کے لئے پانی میں چند خصوصیات کا ہونا ضروری ہے جن میں مندرجہ ذیل شامل ہیں:۔

پانی کا درجہ حرارت:
۲۲ سے ۳۰ ڈگری سنٹی گریڈ
پانی میں روشنی کی پہنچ:
۱۔ سے ڈیڑھ فٹ
پانی میں آکسیجن کی مقدار:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۵ پی پی ایم تک
پانی میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار:
۳ پی پی ایم تک
پانی میں نمکیات کی مقدار:
۱۰۰۰ سے ۲۰۰۰ پی پی ایم تک ہو
تاہم بعض مچھلیاں ۴۰۰۰ پی پی ایم تک کاشت کی جاسکتی ہیں۔

۴۔ مچھلی کا پونگ (SEED)

فش فارم میں مچھلی کی افزائش میں صحیح اور مناسب پونگ ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ تالاب میں ڈالی جانے والی مچھلی کی قسم کا علم ہونا ازحد ضروری ہے کیونکہ مچھلیوں کی بہتر افزائش مٹی کی قسم پر منحصر ہوتی ہے اور مٹی کی مختلف اقسام میں بہتر نشوونما کے لئے مچھلیوں کی اقسام مخصوص ہیں۔ مٹی کی قسم اور اس میں ڈالی جانے والی مچھلی کی قسم کا یقین محکمہ ماہی پروری کے ماہرین سے کروایا جاسکتا ہے۔

اسی طرح پونگ کا صحت مند اور مناسب سائز کا ہونا بھی بے حد ضروری ہے۔ پاکستان میں کاشت کی جانے والی تمام اقسام کا عمدہ پونگ محکمہ ماہی پروری کی ہیچری (HATCHARIES) سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ پاکستان میں کاشت کی جانے والی مچھلیوں میں رہو، تھیلا، گلفام اور موری قابل ذکر ہیں۔

۵۔ خوراک

فش فارم میں مچھلی کی افزائش کا اصل مقصد یہ ہے کہ مچھلی کی جسامت جلد از جلد ایک قابل فروخت حد تک بڑھ جائے۔ یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے مچھلی کو معمول سے زیادہ خوراک دینی پڑتی ہے۔ فش فارم میں مچھلی کو دو طرح سے خوراک دی جاتی ہے

ایک بالواسطہ طور پر اور دوسری بلاواسطہ طور پر۔

پہلی قسم میں مچھلی کو براہ راست خوراک نہیں دی جاتی۔ بلکہ کوشش کی جاتی ہے کہ ان جانداروں کی مقدار میں اضافہ کیا جائے جن کو مچھلی بطور غذا استعمال کرتی ہے۔

ایسے جانداروں میں زیادہ تر خوردبینی کیڑے (MICROARGANISMS) شامل ہیں۔ ان کی افزائش کے لئے عام طور پر مختلف قسم کی کھادیں استعمال کی جاتی ہیں

دوسری قسم کی خوراک عام طور پر براہ راست دی جاتی ہے۔ یہ خوراک بازار سے بآسانی دستیاب ہے اور تالاب میں وقفوں وقفوں سے ڈالی جاتی ہے۔

تالاب میں استعمال کی جانے والی کھادیں کئی قسم کی ہیں اور ان کا استعمال زمین کی قسم اور مٹی میں موجود مختلف عناصر کی مقدار پر منحصر ہوتا ہے کھاد کی قسم اور مقدار کا تعین محکمہ ماہی پروری کے ضلعی دفاتر سے کروایا جاسکتا ہے۔ عام طور پر دو طرح کی کھادیں استعمال کی جاتی ہیں۔

(۱) نامیاتی کھادیں:

ان میں پالتو جانوروں کا گوبر۔ ناقابل استعمال سبزیاں، گلے سڑے پتے، دیگر جانوروں کی متروک خوراک اور چارہ وغیرہ شامل ہیں۔

(۲) غیر نامیاتی کھادیں:

یہ کھادیں زمین کی قسم اور ضرورت کے مطابق دی جاتی ہیں۔ ان میں ٹرپل فاسفیٹ، یوریا، ڈائی امونیم فاسفیٹ وغیرہ شامل ہیں۔

تالاب میں مچھلی ڈالنے سے قبل اس کی تہہ پر موزوں کھاد اور گوبر وغیرہ کی ایک خاص مقدار اچھی طرح بکھیر دی جاتی ہے۔ گوبر کی کھاد کی بقایا مقدار پانی چھوڑنے کے بعد فارم کے کونوں میں سرکنڈے یا لکڑی کی باڑ لگا کر رکھ دی جاتی ہے تاکہ وہ آہستہ آہستہ فارم کے پانی میں حل ہوتی رہے۔

کھادوں کا استعمال ابر آلود موسم اور موسم سرما میں ضرورت کے مطابق کم ہونا چاہیئے کیونکہ ان ایام میں کھاد کا زیادہ استعمال پانی میں آکسیجن کی کمی کا باعث بنتا ہے۔ یہ کمی و بیشی زمین کی زرخیزی کو مدنظر رکھ کر کی جاتی ہے۔

۶۔ مچھلی کا پکڑنا اور اسکی ترسیل:

مچھلی جب ایک قابل فروخت سائز تک پہنچ جائے تو اس کو تالاب سے پکڑنا بھی ایک اچھا خاصہ فن ہے فی زمانہ اس فن نے خاصی ترقی کی ہے۔ اور آج کل مچھلی کے پکڑنے کے کئی طریقے مستعمل ہیں جن میں

(ا) جال سے مچھلی پکڑنا
(ب) تالاب خالی کر کے مچھلی پکڑنا
(ج) مچھلی کے بہاؤ کے مخالف سمت حرکت کے ذریعے مچھلی پکڑنا وغیرہ شامل ہیں۔

ان سب طریقوں میں سے سب سے آسان طریقہ جال کے ذریعے مچھلی کے پکڑنے کا ہے۔ دور جدید میں مچھلی پکڑنے کے لئے جو جال استعمال کئے جاتے ہیں ان میں ڈریگ جال خاص طور پر قابل ذکر ہے جس کے ذریعے ایک عام سائز کے تالاب سے مچھلی آسانی سے پکڑی جاسکتی ہے۔ تاہم اس جال کو استعمال کرتے وقت تین چار آدمیوں کی ضرورت پڑتی ہے۔

اس جال کے ذریعے ایک ہی بار میں کافی تعداد میں مچھلی پکڑلی جاتی ہے۔ جس میں سے قابل فروخت سائز والی رکھ کر باقی کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔

مچھلی کے پکڑنے کے بعد مارکیٹ تک اس کی ترسیل ایک کٹھن کام ہے۔ اس کے لئے اپنی ٹرانسپورٹ کا ہونا ضروری ہے تاکہ مچھلی زندہ حالت میں جلد سے جلد مارکیٹ پہنچائی جا سکے۔ کیونکہ زندہ مچھلی کی قیمت دوسری مچھلی سے زیادہ ہوتی ہے۔ زندہ حالت میں رکھنے کے لئے ویگن میں لوہے یا سیمنٹ کے چھوٹے چھوٹے پنجرے مناسب رہتے ہیں۔ لمبے سفر کے لئے ان میں آکسیجن کا مہیا کرنا بھی ضروری ہے۔ مارکیٹ میں مچھلی کو زندہ رکھنے کے لئے دوکاندار چھوٹے چھوٹے چوبچے استعمال کرسکتا ہے جن میں پانی کی فراہمی مسلسل ہو۔ ان میں مچھلی کو خوراک بھی دی جاسکتی ہے تاکہ ان کے وزن میں کمی نہ ہو۔

(۷) بیماریوں کی روک تھام:

عام طور پر مچھلیوں میں بہت کم بیماریاں پائی جاتی ہیں۔ پھر بھی خوراک اور کھاد کی کمی و بیشی یا تالاب کی گندگی وغیرہ کی وجہ سے مچھلیاں بیماری کا شکار ہوسکتی ہیں۔ ایک بیمار مچھلی کی علامات میں مندرجہ ذیل اہم ہیں:

(۱) مچھلی کا سست ہوجانا اور کم تیرنا
(۲) خوراک لینا بند کر دینا۔
(۳) منہ کھلا رکھ کر سانس لینا۔
(۴) پانی سے باہر کودنا۔
(۵) رنگت وغیرہ بدل جانا
(۶) جسم پر زخم کے نشانات اور آنکھیں ابھری ہونا۔

مچھلیوں کو بیماریوں سے بچانے کے لئے مندرجہ ذیل تدابیر اختیار کرنی مفید ثابت ہوتی ہیں:

(۱) تالاب میں مچھلی گنجائش سے زیادہ نہ رکھیں۔
(۲) سٹاکنگ (مچھلی ڈالنے) سے قبل جراثیم کش ادویہ کا استعمال کرلیں۔
(۳) مچھلی کو سٹاکنگ سے قبل پوٹاشیم پرمیگنیٹ کے محلول یا کھانے کے نمک کے محلول میں غوطہ دیں۔
(۴) پانی کا رنگ گہرا سبزی مائل ہونا چاہیئے۔
(۵) مچھلی کو ہسپتال تالاب میں منتقل کر دیا جائے۔
(۶) تالاب میں تازہ پانی اور خوراک ڈالیں۔

تالاب کی عمومی نگہداشت میں تالاب میں سے زائد آبی پودوں کا تلف کیا جانا وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ہر ماہ مچھلی کی بڑھوتری کے لئے ٹیسٹ نیٹنگ کرتے رہنا چاہیئے۔ آکسیجن کی کمی کی صورت میں تازہ پانی ڈالنا چاہیئے۔ اور تالاب میں سے بڑے سائز کی مچھلی کو وقتاً فوقتاً نکالا جانا چاہیئے۔

آخر میں ایک ایکڑ پر مشتمل تالاب کے اخراجات اور آمدن وغیرہ کا گوشوارہ پیش خدمت ہے:

اخراجات بشمول کھدائی تالاب، ٹیوب ویل } ۴۵,۰۰۰ (ایکبار)
خوراک، کھاد، پونگ مچھلی (۲۵۰۰ فی ایکڑ) } ۸۵۰۰ (سالانہ)
پیداوار ۱۲۰۰ کلوگرام مچھلی = ۲۴,۰۰۰ (سالانہ)
خالص آمدن = ۱,۵۵,۰۰۰ (سالانہ)

نوٹ:
فش فارم بنانے کے سلسلے میں گورنمنٹ کی طرف سے مندرجہ ذیل مراعات فراہم کی جاتی ہیں:

۱) سرکاری زمین پٹہ پر دینا۔
۲) فارم کی بناوٹ کے لئے بلڈ وزر کی رعائتی زرعی شرحوں پر فراہمی۔
۳) نہری پانی کی خصوصی نرخوں پر فراہمی۔
۴) زرعی ترقیاتی بنک سے قرضے کی سہولت۔
۵) قابل افزائش اقسام کی مچھلیوں کے پونگ کی فراہمی۔

اس کے علاوہ فنی تربیت اور دیگر امور پر فنی سہولتیں اور مشورہ جات بھی دیئے جاتے ہیں۔

دُعا ایسی چیز کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کرسکتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب

والد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب والد ماجد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے والد بزرگوار حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب نہایت وجیہہ اور دلکش صورت رکھنے والے بزرگ تھے۔ قد دراز، رنگ گندمی، آنکھیں موٹی اور سرخ ریش مبارک دراز اور چہرے مہرے سے شاہی سطوت وجلال ٹپکتا تھا۔ دب کر صلح کرنے یا کسی بڑے سے بڑے حاکم سے مرعوب ہو کر خوشامد کرنے یا اس کے سامنے سر جھکانے کو اپنی شاندار خاندانی عظمت و وجاہت کی توہین سمجھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے سکھ اور انگریز کے دور میں بھاری نقصانات برداشت کئے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے ان کے اب وجد کی پوری ریاست ضبط کر لی۔ اور صرف چند دیہات واپس کئے۔ اور انگریزی حکومت نے تو باقی ماندہ دیہات بھی ضبط کر لئے۔ اور ان کے ذرائع آمد بالکل محدود ہو کر رہ گئے۔ لیکن بہر نوع انہوں نے کسی دور میں بھی اپنی خاندانی روایات پر آنچ نہیں آنے دی۔ ایک دفعہ بٹالہ کے راجہ تیجا سنگھ بیمار ہوئے۔ ان کو کاربنکل کی قسم کا ایک پھوڑا تھا۔ بہت معالجات کئے گئے کوئی صورت فائدے کی نہ ہوئی آخر ان کی طرف رجوع کیا گیا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شفایاب ہو گئے۔ راجہ صاحب نے بطور ہدیہ ایک کثیر رقم اور خلعت کے علاوہ ان کی آبائی ریاست کے دو گاؤں شتاب کوٹ اور حسن پور یا حسن آباد بطور جاگیر پیش کرنا چاہے۔ مگر آپ نے حقارت آمیز لہجے میں انکار کرتے ہوئے جواب دیا کہ میں ان دیہات کو علاج میں لینا اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے موجب ہتک سمجھتا ہوں۔ ایک مرتبہ راجہ شبہ سنگھ کانودان کے چھنب میں شکار کے لئے گئے۔ آپ بھی ان کے ہمرکاب تھے۔ مہاراجہ کے باندار کو جو قوم کا جولاہا تھا زکام ہو گیا۔ آپ نے اس کو چند پیسوں کا ایک نسخہ لکھ دیا اور وہ اس کے استعمال سے فوراً اچھا ہو گیا۔ اس کے بعد خود راجہ صاحب اسی عارضے میں مبتلا ہو گئے۔ آپ نے ۴۰-۴۰ روپے کا ایک قیمتی نسخہ اس کے لئے تجویز کیا۔ مہاراجہ نے کہا کہ اس تفاوت کی کیا وجہ ہے۔ بے ساختہ جواب دیا شبہ سنگھ اور جولاہا ایک نہیں ہو سکتے۔ اس جرأت مندی پر مہاراجہ شبہ سنگھ بہت ہی خوش ہوئے اور آپ کی عزت افزائی کے لئے اس زمانہ کے دستور کے موافق کڑوں کی ایک جوڑی پیش کی۔ یہ تو سکھ فرمانرواؤں کے زمانے کا تذکرہ ہے۔ حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب نے انگریزی حکومت کے ابتدائی دور میں بھی جو ہندوستانیوں کے لئے بڑا صبر آزما دور تھا اور بڑے بڑے رؤسا ادنیٰ انگریز سے بھی سہمے رہتے تھے) بیباک حق گوئی اور وضع داری میں سرمو کوئی فرق نہیں آنے دیا۔ انہیں اپنی زندگی میں بڑے بڑے انگریز حکام سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ اور وہ ان سے نہایت بے تکلفی اور آزادی سے گفتگو فرماتے تھے۔ اور اگر کسی موقعے پر وہ اپنی خودداری اور شاہانہ عظمت کو داغدار ہوتا محسوس کرتے تھے تو عواقب کی پرواہ کئے بغیر کھری کھری سنا دیتے تھے۔

ضرورت ہے

تعلیم القرآن کے سلسلہ میں بعض جماعتوں کو ایسے معلمین کی ضرورت ہے جو قرآن مجید ناظرہ پڑھا سکیں۔ اور اردو ترجمہ قرآن بھی پڑھا سکیں۔

معقول گزارہ بھی مل سکتا ہے۔ پس اس نیک کام کے لئے جو دوست مستقل یا عارضی طور پر تیار ہوں وہ اپنے صدر جماعت کی وساطت سے اپنی درخواست ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن وقف عارضی) ربوہ کو فوراً بھجوا دیں بلکہ موقعہ ملنے پر خود مل کر درخواست پیش کر دیں تا کام جلدی شروع کروایا جا سکے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

کھیل اور کھلاڑی

پاکستان نے شارجہ کپ کے بعد نہرو کپ میں بھی جیت حاصل کی تھی اس طرح ہندوستان میں ہونے والے دونوں کپ یعنی ہاکی کا اندرا گاندھی کپ اور کرکٹ کا جواہر لعل نہرو کپ دونوں پاکستان کے پاس آگئے ہیں۔

شارجہ کپ میں، پاکستان نے شاندار ٹیم ورک کا مظاہرہ کیا تھا۔ جس نے ہندوستان میں جواہر لعل نہرو کپ کے لئے تیاری کا بہترین موقعہ فراہم کیا۔ موجودہ سیزن کے تمام میچوں میں پے در پے کامیابیوں سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیت پاکستان کا حصہ بن گئی ہے۔ پاکستان کو اپنی سرزمین سے باہر متعدد کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں اور ٹیم موجودہ صورت میں ایک مضبوط ستون کی شکل اختیار کر چکی ہے۔

بھارت کے ساتھ حالیہ میچوں میں صورت یہ ہے کہ پاکستان اپنی سرزمین پر بھارت کے خلاف میچ کھیل رہا ہے، تاہم پاکستانی ٹیم کو معیاری کھیل پیش کرنے کے لئے اور سابقہ کامیابیوں کو برقرار رکھنے کے لئے مدمقابل کو کسی طور کمزور نہیں سمجھنا چاہیئے۔

عمران خان کی قیادت سے پاکستانی ٹیم کو ہمیشہ بہت تقویت ملی ہے۔ عمران خان اس وقت فل فارم میں ہیں۔ اور بہترین کارکردگی پیش کر رہے ہیں۔ قوم کو ساری ٹیم پر فخر ہے۔

کینسر ہسپتال

پاکستان کرکٹ ٹیم کے کپتان عمران خان نے کہا ہے کہ وہ پاکستان میں کینسر ہسپتال قائم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں انہوں نے بتایا کہ آج سے چار سال قبل میری والدہ کینسر سے وفات پا گئی تھیں چنانچہ انہیں ایک ایسا ہسپتال قائم کرنے کا خیال آیا۔ جس میں اس مرض کے سدباب کے لئے جدید طبی سہولتیں موجود ہوں۔ انہوں نے اس مقصد کے لئے مختلف قسم کی سرگرمیوں کا آغاز کر دیا ہے جن میں امدادی کرکٹ میچز سے لے کر شو بزنس تک شامل ہیں نیز مخیر احباب اور صنعت کاروں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس مقصد کے لئے ان کی امداد کریں۔

چنانچہ حال ہی میں لاہور میں بھارت اور پاکستان کے درمیان ہونے والا ایک روزہ میچ جو پاکستان نے چار رنز کی برتری سے جیت لیا۔ اور لاہور میں ہونے والا شو بزنس جس میں ہندوستان سے آئے ہوئے اداکاروں نے بھی شرکت کی، امدادی رقم کے حصول کے پروگرام کا ایک حصہ تھے۔

کینسر ہسپتال کی تعمیر کے لئے پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے پانچ کروڑ روپے کی زمین دینے کا اعلان کیا۔ فنکاروں کے شو میں میانداد اور عمران کے دو بیٹ ۱۱ لاکھ میں فروخت ہوئے اور کئی مخیر حضرات نے نقد رقم پیش کی۔

عمران خان نے کہا ہے کہ اکٹھی ہونے والی رقم کا باقاعدہ آڈٹ ہوگا۔ اور ایک پیسہ بھی اِدھر سے اُدھر ہونے نہیں دیا جائے گا۔

نادار مریضوں کے علاج کے لئے

فضلِ عمر ہسپتال کو عطایا بھجوائیں

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نادار اور مستحق مریضوں کا علاج مفت کیا جاتا ہے۔ جماعت کے صاحب حیثیت اور مخیر احباب سے گذارش ہے کہ وہ اپنے نادار بھائیوں کے علاج کے لئے "مد امداد مریضان" میں زیادہ سے زیادہ عطیات بھجوائیں۔ یہ عطیہ جات براہِ راست مد امداد مریضان خزانہ صدر انجمن احمدیہ یا ہسپتال کے ذریعہ جمع کروائے جا سکتے ہیں۔

ایڈمنسٹریٹر
فضل عمر ہسپتال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

درخواست دعا

• مکرم ملک اقبال احمد صاحب حلقہ اقبال ٹاؤن بیمار ہیں۔

• مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا محمد لطیف بیگ صاحب پتوکی دل کی تکلیف کے باعث بیمار ہیں۔

• مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمد سعید بیگ صاحب بیمار ہیں۔

• مکرم سید خالد محمود صاحب وائس پریذیڈنٹ مسلم کمرشل بنک اسلام آباد کے بڑے بیٹے کا ایکسیڈنٹ ہوگیا ہے۔ شدید چوٹیں آئی ہیں۔ پولی کلینک میں زیر علاج ہیں۔

• مکرم عبدالرحیم صاحب یونس (کراچی) کو عرصہ ہوا ایک حادثہ میں شدید چوٹ لگ گئی تھی۔ اب موسم سرما میں دوبارہ درد شروع ہو گیا ہے۔

• مکرم محمد افضال صاحب ابن مکرم میاں محمد صدیق صاحب (صدر جماعت احمدیہ شاہ کوٹ) موٹر سائیکل سے گر گئے ہیں بائیں ٹانگ میں فریکچر ہو گیا ہے۔

قارئین الفضل ان سب بہن بھائیوں کو اپنی نیم شب دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ بیماروں کو شفائے کاملہ عطا فرمائے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔

ولادت

مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب اشرف (فضل عمر ہسپتال) کو اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۱۰، نومبر بروز جمعۃ المبارک بچی عطا فرمائی ہے۔ بچی تحریکِ وقف نو میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام ”ملیحہ احمد“ عطا فرمایا ہے۔

نومولودہ محترم مولانا محمد شفیع صاحب اشرف سابق ناظر امور عامہ کی پوتی اور محترم بشیر الدین احمد صاحب خاکی آف اسلام آباد کی نواسی ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، خادمہ دین اور صحت و سلامتی والی بابرکت زندگی عطا فرمائے۔

توسیع اشاعت الفضل

توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں جن دوستوں نے ادارہ الفضل کے ساتھ خصوصی تعاون فرمایا ہے ان کے نام بغرض دعا درج ذیل ہیں۔

• مکرم جناب شیخ طاہر احمد صاحب مصطفیٰ پارک اوکاڑہ -/۵۰۰ روپے

• مکرم جناب شیخ محمد ایوب صاحب ادریس ورائٹی کارنر ریل بازار اوکاڑہ -/۵۰۰

• مکرم جناب شیخ وحید احمد صاحب اینڈ ضیاء محمود صاحب صدر بازار اوکاڑہ -/۵۰۰ روپے۔

• مکرم جناب شیخ نذیر احمد صاحب نفیس بٹن سٹور ریل بازار اوکاڑہ -/۵۰۰

• مکرم جناب شیخ محمد یوسف صاحب دیہاتی جنرل سٹور ریل بازار اوکاڑہ -/۵۰۰

• مکرم جناب شیخ صفدر صاحب انصاف کلاتھ ہاؤس صدر بازار اوکاڑہ -/۳۰۰ روپے۔

• مکرم جناب شیخ سعید احمد صاحب کریسنٹ کلاتھ ہاؤس صدر بازار اوکاڑہ -/۳۰۰ روپے۔

تقریب شادی

• مکرم نوید نذیر احمد ابن کیپٹن نذیر احمد آف سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی کی شادی ہمراہ عزیزہ غزالہ مشتاق صاحبہ ولد شیخ مشتاق احمد صاحب آف گلبرگ لاہور بتاریخ ۴، نومبر ۱۹۸۹ء بروز ہفتہ انجام پائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔

• مکرم ظہیر احمد خان صاحب تسنیم مربی سلسلہ و استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ ولد مکرم رشید احمد خان صاحب کی شادی مکرم عبدالرشید خان صاحب نائب تحصیلدار دارالعلوم وسطی ربوہ کی بیٹی سے مورخہ ۳، نومبر ۸۹ء کو بخیر و خوبی انجام پائی۔

مورخہ ۴، نومبر کو مکرم لطف الرحمان صاحب خالد راجپوت کے مکان محلہ دارالنصر پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں جامعہ احمدیہ کے اساتذہ کرام کے علاوہ ربوہ کے کئی دوستوں نے شرکت فرمائی۔

احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

• مکرم ناصر محمود خاں صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر لاہور کی شادی ہمراہ عزیزہ امۃ القدوس صاحبہ بنت مکرم محمود احمد صاحب آف احمد نوسری ساہیوال سے مورخہ ۱۲، اکتوبر ۱۹۸۹ء بروز جمعرات قرار پائی۔

بارات صبح لاہور سے روانہ ہوئی اور شام کو بخیریت ساہیوال سے واپسی ہوئی۔ اگلے روز مورخہ ۱۳، اکتوبر ۱۹۸۹ء بروز جمعہ شام آٹھ بجے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں عزیز و اقارب کے علاوہ جماعت کے کثیر تعداد بزرگوں نے بھی شمولیت کی۔

دعوت ولیمہ کے اختتام پر مکرم و محترم چوہدری فتح محمد صاحب نائب امیر لاہور نے دعا کروائی۔

احباب سے اس رشتہ کی ہر لحاظ سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

موصیان اور تعلیم القرآن

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے فرمایا

”چونکہ وصیت کا یا نظام وصیت کا یا موصی صاحبان کا قرآن کریم کی تعلیم، اس کے سیکھنے اور اس کے سکھانے سے ایک گہرا تعلق ہے۔ اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی کی تحریکوں کو موصی صاحبان کی تنظیم کے ساتھ ملحق کر دیا جائے اور یہ سارے کام ان کے سپرد کئے جائیں۔“

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۱۰، اگست ۱۹۶۶ء ص ۳)

بقیہ: معلمہ کی گرفتاری

سکول میں نہیں ہوئی۔ اس کیس کا پرچہ درج نہ کیا جائے لیکن پولیس نے جو مولویوں کے اشارے پر چل رہی تھی۔ شرفا کی ایک نہ مانی اور پرچہ کاٹ لیا۔

احباب جماعت کے ایمان میں اضافے کے لئے ذکر کیا جاتا ہے کہ جب اس احمدی خاتون کو گرفتار کرنے آئے تو پولیس نے بھی اور جو مولوی پولیس کے ساتھ تھے انہوں نے بھی موصوفہ پر دباؤ ڈالا کہ اگر وہ احمدیت سے انحراف کا اعلان کر دیں تو ان کے خلاف کیس درج نہیں کیا جائے گا۔ لیکن اس بہادر اور دلیر اور قوت ایمانی سے معمور احمدی خاتون نے ایسا کرنے سے سختی سے انکار کر دیا۔ بعد ازاں جب موصوفہ کو تھانہ کھاریاں لے جایا گیا۔ تو وہاں بھی پولیس نے اور مولویوں نے ان پر ایک بار پھر دباؤ ڈالا کہ اگر وہ احمدیت سے انحراف اختیار کرلیں تو ان کے خلاف کیس درج نہیں ہوگا۔ اس ساری کوشش کے باوجود اس مخلص اور مستحکم ایمان کی حامل احمدی خاتون صغریٰ بی بی نے صاف انکار کر دیا کہ ایسی کسی بات کی مجھ سے توقع نہ رکھیں۔

ایک بے گناہ احمدی عورت کی گرفتاری پر جماعت احمدیہ کے افراد نے سخت غم و غصہ کا اظہار کیا ہے۔ احمدی حکومت سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ یہ چادر اور چار دیواری کا کیسا تحفظ ہے کہ ایک احمدی عورت کو محض مولویوں کے کہنے پر ایک سراسر جھوٹے الزام کے تحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔

(ناظر امور عامہ)

بقیہ: نیلام

جان دینے کی سعادت ملی)

مکرم فضل الٰہی صاحب ابن مولوی خان محمد صاحب۔

مکرم محمد شریف صاحب ابن مولاداد صاحب (ان کا سامان جلا دیا گیا تھا۔ اب ان کے مکان کی اینٹیں اور لکڑی جو بچ گئی تھی اس کا نیلام کروا دیا گیا ہے)۔ مکرم مولوی نبات اللہ صاحب ابن جیون خان صاحب (ان کے سامان کے نیلام کے علاوہ ان کے دس مویشی بھی نیلام کر دیئے گئے ہیں)

مکرم نور محمد صاحب ابن مولاداد صاحب۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ چک سکندر کے مظلوم احمدیوں کی داد رسی فرمائے، ظالموں کے ہاتھ روک دے اور اپنے فضل و رحم کے ساتھ حالات کی بہتری کے سامان پیدا کرے۔

(ناظر امور عامہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخلوط حکومت کے بارے میں میری تجویز ابھی پرانی نہیں ہوئی — جنرل بیگ

فریقین ابھی تک مخلوط حکومت کے قیام پر رضامند نہیں ہوئے، سندھ میں حالات کی بہتری کیلئے بہت کچھ کیا جانا باقی ہے، آنیوالے دنوں میں حالات بالکل پرسکون رہیں گے : روسی سفیر کے عشائیے میں بات چیت

اسلام آباد (وقائع نگار خصوصی) میں سندھ کی صورتحال سے مطمئن نہیں ہوں پاکستان کے اندر وسیع بنیاد کی حکومت کی تشکیل میری ایک تجویز تھی جو اب بھی پرانی نہیں ہوئی وطن عزیز میں حالات انشاء اللہ پُرسکون ہو جائیں گے۔ ان خیالات کا اظہار چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے منگل کی رات روسی سفارتخانے میں اخبار نویسوں کے مختلف سوالوں کا جواب دیتے ہوئے کیا۔ جنرل اسلم بیگ نے پہلے تو سوالوں کا جواب دینے سے صاف انکار کر دیا بعد میں جب مرزا اسلم بیگ روسی سفیر کے ہمراہ اپنی کار کی طرف بڑھنے لگے تو ایک اخبار نویس نے کہا جنرل صاحب ہم تو آپ کے لئے کافی دیر سے کھڑے تھے تو چیف آف آرمی سٹاف نے کہا وہ تو اپنے میزبان روسی سفیر کے ساتھ جا رہے ہیں۔ جب روسی سفیر نے کار پورچ میں جنرل بیگ سے مصافحہ کر لیا تو دوسرے اخبار نویس نے کہا کہ جنرل صاحب کیا ملک میں مخلوط حکومت پر فریقین رضامند ہو گئے ہیں اس پر جنرل مرزا اسلم بیگ چونکے اور کہنے لگے ایسی کوئی بات نہیں ہوئی ہاں اگر ایسا ہو جائے تو اللہ مبارک کرے۔ جب کہا گیا کہ آپ نے گیارہ ماہ قبل عام انتخابات کے نتائج دیکھنے کے بعد یہ واضح طور پر عندیہ دیا تھا کہ پاکستان میں وسیع البنیاد قومی حکومت ہو جس میں تمام پارلیمانی جماعتوں کی نمائندگی ہو تو اس وقت درخور اعتنا نہیں سمجھا گیا۔ اب وہ تجویز کس مرحلے میں ہے، تو مرزا اسلم بیگ نے کہا کہ میں نے پہلے ہی وسیع البنیاد حکومت کا کہہ دیا تھا۔ ان سے پوچھا گیا کہ ایک سال قبل جو تجویز آپ نے دی تھی کیا اب زائد المیعاد تو نہیں ہو گئی یا زیادہ دیر نہیں ہو چکی تو پاکستان آرمی کے سربراہ نے بڑے پُرعزم لہجے میں کہا "تھنگز آر نیور لیٹ"۔ تیسرے اخبار نویس نے کہا کہ ملک کی موجودہ صورتحال سے عوام بے حد پریشان اور مضطرب ہیں۔ آپ کے خیال میں آنے والے دنوں میں فتنہ فساد تو پیدا نہیں ہوگا۔ چیف آف دی آرمی سٹاف نے کہا کہ میرے خیال میں حالات بالکل پرسکون رہیں گے۔ یہ پوچھے جانے پر کہ کیا آپ سندھ کے روز افزوں بگڑتے ہوئے حالات سے مطمئن ہیں تو جنرل اسلم بیگ نے زور دار "نہیں" کہا اور کار میں اپنی نشست پر بیٹھنے کے بعد پھر یہ جملہ دہرایا۔ میں سندھ کی صورتِ حال سے مطمئن نہیں ہوں، حالات وہاں بہت بہتر ہونے باقی ہیں۔ اس استفسار پر کہ آیا انہوں نے روسی سفیر سے افغان مسئلے کے حل پر گفتگو کی تو جنرل مرزا اسلم بیگ نے جواب دیا "یہ میرا کام نہیں"۔

(جنگ)

ضروری اعلان

"بچیوں کے وقف کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اصولی ہدایت کے مطابق صرف ان بچیوں کو وقفِ نَو کی تحریک میں شامل کیا جائے جن کو قبل از پیدائش والدین نے وقف کے لئے پیش کر دیا ہو"۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

نوٹس داخلہ || الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ (منظور شدہ) فون: ۵۹۲

الیکٹریشن • ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈز میں دو سالہ اور ۶ ماہ کے کورسز میں داخلہ ۱۰ دسمبر ۱۹۸۹ء تک جاری رہے گا۔ بیرونِ ملک جانے کے خواہشمند اور امتحانات کے بعد فارغ وقت میں اور بیکار نوجوان ربوہ میں حکومت کی منظور شدہ فنی تربیت گاہ کی اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں امتحان، پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن۔ لاہور لیتا ہے اور وہی سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔ ہر قسم کے کالجوں میں داخلہ اور سلیکشن بورڈز کی میرٹ لسٹ میں ٹیکنیکل کورسز کے سرٹیفکیٹ کے ۵ نمبر بطور غیر نصابی سرگرمیوں کے شامل کئے جاتے ہیں۔ کلاسز ..... صبح شام

خبریں

ملکی خبریں

• صدرِ پاکستان غلام اسحٰق خان اعلیٰ عدالتوں کے چیف جسٹس حضرات اور ججوں کے تقرر کے بارے میں سپریم کورٹ میں ریفرنس دائر کریں گے اس ریفرنس کے بارے میں اٹارنی جنرل نے کہا ہے کہ ایسا ریفرنس وزیرِ اعظم کے مشورے کے بغیر دائر نہیں کیا جا سکتا۔ صدر نے اپنا وکیل اٹارنی جنرل کی بجائے شریف الدین پیرزادہ کو مقرر کر دیا ہے

• وفاقی کابینہ کے تمام ارکان اور مشیروں نے اپنے استعفے وزیرِ اعظم بے نظیر بھٹو کو پیش کر دیئے ہیں۔

• وزیرِ اعظم بے نظیر بھٹو نے پیر کو صدر غلام اسحٰق خان سے ملاقات کی اور اُن سے اہم قومی امور پر تبادلہ خیال کیا۔ بتایا جاتا ہے کہ اس ملاقات میں وزیرِ اعظم نے کابینہ میں مجوزہ تبدیلیوں کے بارے میں صدرِ مملکت سے تبادلہ خیال کیا

• قانون و انصاف کے وفاقی وزیر سید افتخار حسین گیلانی نے مشترکہ مفادات کونسل کا اجلاس بلانے کے متعلق بتایا کہ ابھی تک کسی بھی صوبائی حکومت نے مشترکہ کونسل کے اجلاس کے لئے ایجنڈا پیش نہیں کیا جس کی وجہ سے اجلاس بلانے کا کوئی جواز نہیں

• متحدہ حزبِ اختلاف کے قائد غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ وزیرِ اعظم کے خلاف عدمِ اعتماد کی تحریک پیش کرنیکی کوئی تجویز یا ارادہ فی الحال نہیں

• بھارتی کرکٹ ٹیم اور بی سی پی پیٹرنز الیون کے درمیان راولپنڈی میں کھیلا جانیوالا سہ روزہ میچ آج ہار جیت کے فیصلے کے بغیر ختم ہو گیا۔

غیر ملکی خبریں

• مغربی بنگال میں ایک کان سے ستّر سے زیادہ کان کنوں کو نکالنے کے لئے امدادی سرگرمیاں جاری ہیں۔ یہ کان کن کان کے ایک حصے کے بیٹھ جانے سے زمین کے نیچے پھنس گئے ہیں۔ اور وہاں لاکھوں گیلن پانی بھر گیا ہے جسے نکالنے کے لئے پمپ استعمال کئے جا رہے ہیں:

• چین نے کہا ہے کہ عصمت فروشی اور دوسری برائیوں کو ملک سے ختم کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ان برائیوں میں فحاشی اور منشیات بھی شامل ہیں۔ تفصیل بتائے بغیر انہوں نے کہا کہ یہ مہم جلد شروع کی جائے گی۔ اور ملوث ملکی یا غیر ملکی افراد کو قرار واقعی سزا دی جائے گی۔

• ایل سلواڈور میں سوموار کے روز بھی سخت جنگ جاری رہی۔ حکومت چھاپہ ماروں سے سان سلواڈور کے وہ علاقے واپس لینے کے لئے برسرِ پیکار رہی۔ جس پر چھاپہ ماروں کا قبضہ ہو گیا ہے۔ تین سو سے زیادہ افراد کی ہلاکت کی خبریں ملی ہیں۔

• اقوام متحدہ کے خوراک و زراعت کے ادارے نے خبردار کیا ہے کہ اگر ماحول کی آلودگی کو نہ روکا گیا تو دنیا میں بھوک اور افلاس سے ایسی صورت حال پیدا ہو جائے گی جو تباہ کن ہو گی۔ صنعتی ملکوں میں زیادہ پیداوار کی خاطر جو اقدامات کئے گئے ان سے زمین ہوا پانی سب آلودہ ہو گئے ہیں جبکہ تیسری دنیا کے ملکوں میں آبادی آٹھ کروڑ سالانہ بڑھ رہی ہے زمین سے زیادہ پیداوار کرنے کیلئے زمین کو زیادہ استعمال کیا گیا اور جنگلات کاٹنے سے صورتحال اور زیادہ خراب ہوئی۔

۱۹۱۱ء میں سب سے پہلے
حب اطہراء کو متعارف کرانے والا
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
• گوجرانوالہ فون ۷۴۸۴۴ • ربوہ فون ۹۰۲
• قلعہ کالروالہ • ملتان • کراچی